قرآنی بیان
طاقت
یا اَخْلاقی سچّائی
(پارہ:17، سورۃ الانبیاء:18)
مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امامِ مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے
26 جون، 2026ء
(بمطابق: 10 مُحرّم شریف، 1448ھ)
کے جمعۃُ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
26جون،2026ء(بمطابق:10مُحرَّم شریف،1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ:17،سورۃُ الانبیاء:18)

طاقت یا اَخلاقی سچّائی

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. شہادتِ امام کا دردناک منظر صفحہ:03
✿.. میدانِ کربلا میں امام حُسَین کا چیلنج صفحہ:07
✿.. سرِ مبارَک کی بے مثال برکت صفحہ:11
✿.. آج کی کربلائیں اور ہمارا کردار صفحہ:16

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

مَنۡ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ طَهَّرَ قَلۡبَهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطَهِّرُ الثَّوۡبَ الۡمَاءُ

ترجمہ: جو مُحَمَّدِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھے، اُس کا دِل مُنافقت سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے کپڑا پانی سے پاک ہو جاتا ہے۔[1]

دُعائیں ہوتی ہیں مَقبول اس وسیلے سے
خدا کی خاص عِنایت درودِ پاک سے ہے
غمِ جہاں سے کبھی سابقہ نہیں پڑتا
مجھے تو ہر گھڑی راحت درودِ پاک سے ہے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الۡقُرۡاٰنِ الۡكَرِیۡم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

بَلۡ نَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ عَلَی الۡبَاطِلِ فَیَدۡمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الۡوَیۡلُ مِمَّا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ:17، سورۃ الانبیاء:18)

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم وَصَدَقَ رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ الۡكَرِیۡم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:138۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں تو وہ اس کا دماغ توڑ دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہارے لیے بربادی ہے ان باتوں سے جو تم کرتے ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج 10 محرّم شریف کا عظیم دِن ہے، آج سے کم و بیش 1400 سال پہلے اسی تاریخ اور اسی دِن (یعنی جمعہ ہی کو) کَربَلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں اَہْلِ بیتِ پاک کا امتحان ہو رہا تھا۔

شہادتِ امام کا دردناک منظر

آہ...!! وہ وقت...!! کہ 72 رفقاء دادِ شُجاعت دیتے ہوئے، یزیدیوں کو انجام تک پہنچاتے ہوئے شہادت کے رُتبے پر فائِز ہو چکے ہیں، امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ ایک ایک بہادر کو میدان میں اُتارتے رہے اور یہ آیتِ کریمہ پڑھتے رہے۔[1]

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ﳲ (پارہ:21، سورۂ احزاب:23)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے۔

آہ...!! اب آپ تنہا رہ گئے ہیں، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ خیمے میں تشریف لے کر گئے، پردہ دار، صبر پسند نیک اور پاکیزہ خواتین کو صبر کی تلقین فرمائی، نصیحت کی کہ خبر دار...!! صبر کا دامن کسی کے ہاتھ سے نہ چھوٹے، کوئی خِلافِ شریعت کام نہ کیا جائے۔

یہ نصیحتیں فرما کر، عابِدِ بیمار رحمۃُ اللہِ علیہ کو سینے سے لگانے کے بعد امامِ عالی مقام امامِ

1 ...مقتل حسین للخوازمی، جز:2، صفحہ:29۔

حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ ذُو الفقار ہاتھ میں لیے، سر پر عمامہ سجائے سُواری پر سُوار ہوئے اور یزیدی لشکر کی طرف بڑھ گئے۔[1]

آئے ہیں اب میدان میں علی مرتضیٰ کے پھول
زہرا بتول اور چمنِ مصطفےٰ کے پھول
ان کی وفا، صبر و رضاِ حق پر ثبات سے
ہر دم ہیں تازہ گلشن دیں میں وفا کے پھول

یزیدی لشکر نے گھیر ا تنگ کیا مگر یہ حیدرِ کرّار رَضِیَ اللہُ عنہ کے لختِ جگر ہیں، شیر خُدا کے شہزادے ہیں، اللہ! اللہ...!! اس وقت حملۂ حُسینی کا منظر ایسا تھا جیسے بکریوں کے ریوڑ پر کسی شیر نے حملہ کر دیا ہو، جس طرف رُخ فرماتے ہیں، یزیدیوں کو گاجر مُولی کی طرح کاٹتے اور جہنّم پہنچاتے جاتے ہیں، جدھر رُخ مبارک ہو جاتا ہے، دُشمن کو میدان چھوڑ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے۔

آخِر شمر بدبخت نے جب کام نکلتا نہ دیکھا تو لشکر کو پُکار کر کہا: تمہاری مائیں تمہیں پیٹیں، کیا اِنتظار کر رہے ہو، حُسَین کو شہید کر ڈالو...!! اب چاروں طرف سے یزیدیوں نے گھیر ا تنگ کیا، زُرعَہ بن شَریک نے کندھے مبارَک پر تلوار ماری، امامِ پاک تھک گئے، زخموں سے چُور ہیں، 33 زخم نیزے کے، 34 زخم تلوار کے آئے، تیروں کا شُمار نہیں، اسی حالت میں سِنان بدنصیب نے نیزہ مارا، وہ عرش کا تارا زمین پر گِرا اَور سَر مبارَک تَن سے جُدا کر لیا گیا۔[2]

---

1 ... آئینۂ قیامت، صفحہ: 76و77 مفصلاً۔

2 ... آئینۂ قیامت، صفحہ: 82، 84 مفصلاً۔

اس کے ساتھ ہی ایک شدید زَلزلہ آیا، زمین و آسمان کانپ گئے، مَشْرِق و مَغرِب میں اندھیرا چھا گیا اور آسمان سے خالص خُون کی بارش برسنے لگی، یہاں تک کہ شام کے محلّات کی دِیواریں بھی خُون سے رنگین ہو گئیں۔[1]

عشق میں کیا بچائیے! عشق میں کیا لُٹائیے!
آلِ نبی نے لکھ دیا سارا نصاب ریت پر
آلِ نبی کا کام تھا، آلِ نبی ہی کر گئے
کوئی نہ لکھ سکا ادیب ایسی کتاب ریت پر

پیارے اسلامی بھائیو! کربلا ایک امتحان تھا، گو کہ یہ امتحان سخت تھا، بہت ہی دُشوار تَرِین تھا مگر اَہْلِ بیتِ پاک نے یہ امتحان دیا، خُوب دِیا، ایسے بے مثال انداز میں دِیا کہ کمال کر دیا۔ ایک فارسی شاعِر لکھتا ہے:

تَاقِیَامَت قَطْعِ اِسْتِبْدَاد کَرْد
مَوْجِ خُونِ اُوْ چَمَن اِیْجَاد کَرْد[2]

وضاحت: یعنی امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اپنا خُون دے کر چمن کو آباد کیا، حق کی راہ پر پہرا دے کر قیامت تک کے لیے یزیدیت کو دُھول چٹا دی۔

فطرت کی مصلحت کا اِشارہ حُسَین ہے
قربانیوں کی آنکھ کا تارا حُسَین ہے
وہ اس لیے لڑے کہ ستم کو مِٹا سکیں
پھر کیوں نہ ہم کہیں کہ ہمارا حُسَین ہے

1 ...مقتل ابو مخنف، صفحہ:147۔
2 ...کلیات اقبال فارسی، اسرار و رموز، صفحہ:121۔

کربلا 2 مختلف طاقتوں کا ٹکراؤ

پیارے اسلامی بھائیو! ہم کربلا پر ذرا غور کریں: کربلا کیا ہے؟ کیا یہ 2 شخصوں کی لڑائی تھی؟ نہیں۔ یہ 2 شخصوں کی لڑائی نہیں ہے۔ لوگ تو آپس میں لڑتے ہی رہتے ہیں، اگر یہ صِرف 2 شہزادوں کی لڑائی ہوتی تو تاریخ کے کسی صفحے پر لکھی ہوئی دفن ہو جاتی ❁ کیا یہ جائیداد کی لڑائی تھی؟ نہیں، جائیداد کی لڑائی بھی نہیں تھی ❁ کیا یہ تخت و حکومت کی لڑائی تھی، نہیں، یہ تاج و تخت کی لڑائی بھی نہیں تھی۔ ایسی لڑائیاں تو دُنیا میں ہوتی ہی رہتی ہیں، اگر یہ صِرف تاج و تخت کی، یا 2 شہزادوں کی ہی بَس لڑائی ہوتی تو اسے تاریخ میں اس طرح سے زندہ نہ رکھا جاتا، اور بہت ساری جنگوں کی طرح یہ بھی تاریخ کے کسی صفحے پر دفن کر دی جاتی۔

یہ حقیقت میں 2 مختلف طاقتوں کا ٹکراؤ تھا: (1): ایک طرف اِقْتدار کی طاقت تھی (2): دوسری طرف اَخلاق اور کردار کی طاقت تھی۔ دیکھیے! کربلا میں ❁ فوجی طاقت کس کے پاس تھی؟ یزید کے پاس ❁ خزانہ کس کے پاس تھا؟ یزید کے پاس ❁ ظاہِری اسباب کس کے پاس تھے؟ یزید کے پاس۔ ایک لڑائی جیتنے کے لیے جو کچھ درکار ہوتا ہے، وہ سب کچھ یزید کے پاس تھا۔

امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس کیا تھا؟ ❁ اِیمان ❁ تقویٰ ❁ صبر ❁ توکُّل ❁ کردار ❁ اَخلاقی سچّائی ❁ بے داغ ماضی۔ یہ ساری دولتیں، یہ ساری کی ساری طاقتیں امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس تھیں۔

خبرِ شہادت کی شہرت میں ایک حکمت

آپ نے کبھی غور کیا: دُنیا میں شہید اَور بھی بہت ہوئے ہیں، آپ کو تاریخ کے

صفحات پر بڑی بڑی شہادتیں مِل جائیں گی لیکن امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نِرالے رنگ کے شہید ہیں، آپ پیدا ہوئے تو ساتھ ہی شہادت کی خبر بھی آگئی۔

آپ نے بہت ساری روایات سُنی ہوں گی، آپ نے روایت سنی ہو گی، امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے نانا جان محبوب خدا صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے پاس کھیل رہے تھے تو جبریل امین علیہِ السَّلام حاضر ہوئے، امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ انہیں آپ کی امت شہید کر دے گی، یہ سن کر پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کو سینے سے لگا لیا۔[1]

کیا وجہ ہے؟ دُنیا کے ہزاروں لاکھوں شہیدوں میں صِرف ایک آپ ہی کی شہادت کی خبر کو اتنا مشہور کیوں کیا گیا؟ کیا یہ محض ایک غیب کی خبر دینا مقصود تھا...؟ نہیں، **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ خبرِ شہادت کو یُوں شہرت دینا بے وجہ نہیں تھا۔ اَصْل میں یزیدیت کے سامنے کھڑے ہونا کوئی آسان بات نہیں ہے۔

میدانِ کربلا میں امام حُسَین کا چیلنج

روایات میں ہے: امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے میدانِ کربلا میں کھڑے ہو کر لمبا خطبہ اِرْشاد فرمایا، اس میں فرمایا:

وَاللہِ مَا تَعَمَّدْتُ کَذِبًا مُنْذُ عَلِمْتُ اَنَّ اللہَ یَمْقُتُ عَلَیْہِ اَھْلَہٗ، وَیَضُرُّ بِہٖ مَنِ اخْتَلَقَہٗ

ترجمہ: اے یزیدیو...!! خُدا کی قسم...!! جب سے مجھے مَعْلُوم ہوا ہے کہ جُھوٹے پر اللہ پاک

---

1 ...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:233، حدیث:2748۔

ناراض ہوتا ہے اور جُھوٹے کو اُس کا جھوٹ نقصان پہنچاتا ہے، تب سے آج تک میں نے جُھوٹ نہیں بَوْلا۔[1]

آپ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے اِس دعویٰ کی قیمت پہچان سکتے ہیں؟ وہ جو خُون کے پیاسے تھے، وہ جو پیسے دے کر، لالچ میں مبتلا کر کے، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے خِلاف پروپیگنڈا (**Propaganda**) کر کے لوگوں کو آپ کے خِلاف کر رہے تھے، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اُن کے سامنے کھڑے ہو کر دعویٰ کر رہے ہیں کہ **حُسَین کی زبان سے آج تک جھوٹ کا ایک لفظ بھی نہیں نکلا ہے۔**

کسی ایک یزیدی میں بھی ہمت نہیں تھی کہ اس دعویٔ حُسَینی کا رَدّ کر سکے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزیدیت کے سامنے کھڑا ہونا تھا، یزید کے اَخلاق و کردار پر بات کرنی تھی، یزیدیت کے غرور کو خاک میں مِلانا تھا، لہٰذا آپ کو بچپن شریف ہی سے بتا دیا گیا کہ اے شہزادۂ ذیشان...!! آپ نے یزیدیت کو مٹانا ہے، لہٰذا آپ کی زندگی مبارَک میں ایک لمحہ بھی قابلِ اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

غرض؛ کربلا امامِ عالی مقام امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی 56 سالہ زندگی کی سند تھی کہ ان کے کردار میں ایک لمحہ بھی قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو یزیدی اس پر اُنگلی اُٹھا دیتے۔

باطِل کا بھیجہ نکال دیا جاتا ہے

تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہ 2 طاقتوں کا ٹکراؤ تھا، ایک طرف ❁ تاج و تخت کی طاقت تھی ❁ فوج اور لشکر کی طاقت تھی ❁ خزانوں اور مال و دولت کی طاقت تھی اور ❁ دوسری

1... تاریخ طبری، ثم دخلت سنۃ احدی وستین، جلد:3، صفحہ:319۔

طرف اَخلاق و کردار اور سچّائی کی طاقت تھی۔ جب یہ دونوں طاقتیں آپس میں ٹکرائیں تو حق اور اَخلاقی سچّائی کی طاقت نے یزیدیت کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیا۔ یہی بات ہے جو اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اِرْشاد فرمائی، میں نے ابتدا میں قرآنِ کریم کی ایک آیتِ کریمہ تِلاوت کی، اللہ پاک فرماتا ہے:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ:17، سورۃ الانبیاء:18)

تَرْجَمۂ کنزُالایمان: بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجہ نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہاری خرابی ہے ان باتوں سے جو بناتے ہو۔

پتا چلا؛ حق اور باطِل ہمیشہ آپس میں ٹکراتے رہتے ہیں، باطِل کے پاس چاہے طاقت ہو، چاہے مال و دولت ہو، چاہے اقتدار اور تخت ہو، حق کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے اور باطِل کا بھیجہ نکل جاتا ہے۔

حقیقتِ اَبدی ہے مقامِ شَبّیری | بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی و شامی [1]

یزیدیت نیست و نابُود ہو گئی

آپ کربلا کے فورًا بعد کے حالات دیکھیے! کُوفَہ، شام، عراق، یہ جو پُوری پٹّی ہے، کربلا سے پہلے یہاں یزید کی مقبولیت تھی، اسی مقبولیت کی وجہ سے ہی تو یہ تخت پر قبضہ جما گیا تھا لیکن کربلا کے فورًا بعد ہی حالات بدل گئے۔

روایات میں ہے: یزیدی لشکر نے شہیدانِ کربلا کے مقدّس سر نیزوں پر اُٹھائے۔[2]

1 ...کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، صفحہ:398۔

2 ...الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ احدی و ستین، جلد:3، صفحہ:185 ماخوذاً۔

اپنی طرف سے یہ بدنصیب ان کی بے حرمتی چاہتے تھے مگر مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں نا:

سَر شہیدانِ محبّت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اُونچی کی خُدا نے قدر و شانِ اَہلِ بیت [1]

خیر! یہ بدنصیب مقدّس سَر لے کر مُلکِ شام، یزیدی محل کی طرف روانہ ہوئے، اب انہوں نے کوفہ سے شام پہنچنا تھا، اس راستے میں ان کے ساتھ کیا کیا ہوا، سنیے!

یہ یزیدی قافلہ تَکْرِیْت نامی قلعہ کے قریب پہنچا... یہ ذِہن میں رکھیے گا کہ یہ سارا علاقہ یزید کی حکمرانی میں آتا تھا... یزیدیوں نے تَکْرِیْت قلعے کے گورنر کی طرف خط لکھا، ایک باغی تھا، جس نے یزید کے خِلاف بغاوت کی، ہم اس کا سَر لے کر یزید کے پاس جارہے ہیں، ہمیں آج کی رات قلعے کے اندر گزارنے دو۔ چونکہ لوگوں کو اَصْل واقعہ کی خبر نہیں تھی، چنانچہ یزیدی فوج کے استقبال کے لیے پرچم لہرا دیئے گئے، قلعے کے دروازے کھول دیئے گئے مگر جونہی یہ بدنصیب قلعے کے قریب پہنچے، لوگوں کی نگاہ اَہْلِ بیتِ پاک کے مقدّس سروں پر پڑی، ایک شخص نے پہچان کر پُکارا: لوگو...!! یہ کسی باغی کا نہیں بلکہ نواسۂ رسول امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا سَرِ پاک ہے۔ یہ سنتے ہی لوگوں نے یزیدی فوج پر لعنت ملامت شروع کی اور انہیں یہاں سے دُور چلے جانے پر مجبور کر دیا۔

اب یہ قافلہ یہاں سے ذلیل ہو کر لِیْنَا نامی مقام پر پہنچا، یہاں کے لوگوں نے جب شہیدانِ محبّت کے مقدّس سَر دیکھے تو اُونچی آواز سے امامِ عالی مقام اور آپ کے نانا جان صلَّی

[1] ...ذوقِ نعت، صفحہ:103۔

اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم پر درود بھیجنے لگے، ساتھ ہی کہتے جاتے تھے:

یَا قَتَلَۃَ اَوْلَادِ الْاَنْبِیَا اُخْرُجُوْا مِنْ بَلَدِنَا

ترجمہ: اے اولادِ انبیا کے قاتلو...!! ہمارے شہر سے دفع ہو جاؤ!

یہ قافلہ یہاں سے بھی ذلیل ہو کر نکلا، اب یہ لوگ مُوصَل پہنچے، وہاں کے لوگوں کو جب خبر ہوئی تو انہوں نے 40 ہزار کا لشکر تیار کیا اور یزیدی قافلے کے ساتھ جنگ کر کے، انہیں جہنّم پہنچا کر مقدّس سروں کو ادب سے دفن کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا، یہ بات جب یزیدی قافلے کو مَعْلُوم ہوئی تو وہ لوگ موصَل قلعے میں داخل ہونے سے پہلے ہی راستہ بدل کر فرار ہو گئے۔ پھر قِیسَرِین پہنچے، وہاں کے لوگوں نے بھی ان پر لعنتیں بھیجیں، وہاں سے بھی ذلیل ہو کر نکلے، پھر مَعرۃُ النُّعمان پہنچے، وہاں بھی ذِلّت اُٹھائی، پھر یہ قافلہ سِیبُور نامی قلعے پہنچا، یہاں کے لوگوں نے چھپ چھپا کر تیاری کی، نوجوانوں کو تیار کر لیا، جُونہی یزیدی قافلہ یہاں پہنچا تو ان لوگوں نے یزیدیوں پر حملہ کر کے 700 یزیدیوں کو جہنّم پہنچا دیا۔ غرض؛ یہ لوگ یہاں سے بھی بہت ذلیل ہو کر نکلے، پھر یہ لوگ حِمص نامی شہر پہنچے، یہاں کے لوگوں نے ان پر پتھر برسائے۔(1)

سرِ مبارَک کی بے مثال برکت

پیارے اسلامی بھائیو! یہ لوگ جگہ جگہ ذلیل وخوار ہوتے، لوگوں کے طعنے سُنتے، پتھر کھاتے ہوئے بَعْلَبَکّ نامی شہر پہنچے، یہاں کے لوگوں نے انہیں رہنے کے لیے جگہ دِی، یہاں ان بد نصیبوں کو چین سے رات گزارنا تو نصیب ہو گیا مگر یہاں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔

1 ...مقتل اَبو مخنف، صفحہ:180-188 خلاصۃً۔

جب رات ہوئی، یزیدیوں نے سرِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ ایک جگہ پر رکھا اور اپنے مَعْمُولات میں مَصْرُوف ہو گئے۔ جب رات خُوب چھا گئی تو یہاں ایک نَصرانی راہِب (یعنی عیسائیوں کا مذہبی پیشوا) تھا، اُس نے دیکھا کہ کہیں سے اَنْوار پُھوٹ رہے ہیں اور کسی کے تسبیح پڑھنے کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی ہے۔ جب اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو سرِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے نُور کی شُعاع نکل کر آسمان تک جا رہی ہے۔

راہِب یہ منظر دیکھ کر بڑا حیران ہوا، صبح ہوئی، اُس راہِب کو مَعْلُوم ہوا کہ یہ نواسۂ رسول امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا سَر مبارَک ہے تو اس نے یزیدی بدبختوں کو کچھ مال و دولت دے کر تھوڑی دیر کے لیے سَرِ مُبارَک اپنے گھر لے گیا۔ اس نے سرِ پاک کو اپنے سامنے رکھا، دیکھتا جاتا اور روتا جاتا تھا، آخر دیدارِ امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی برکت سے اُس کا سینہ روشن ہوا اور اس نے پُکار کر کہا: اے امام...!! افسوس! میں آپ کے قدموں پر اپنی جان قربان نہ کر پایا، اب بَس اتنی سی درخواست ہے، آپ اپنے نانا جان کی خِدمت میں مجھ گنہگار کی سفارِش کر دیجیے گا اور عرض کر دیجیے گا کہ میں اللہ پاک کے ایک ہونے اور مُحَمَّد صلَّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسلَّم کے سچّے نبی ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! روایتیں اور بھی ہیں، خُلاصہ یہ ہے کہ شہادتِ امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے فوراً بعد ہی حالات پلٹا کھا گئے، وہی علاقے، وہ قلعے جہاں یزید پلید کی مقبولیت تھی، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے شہادت کے بعد ہی یزید اور یزیدیوں پر پھٹکار پڑ گئی اور یہ جگہ جگہ ذلیل ہونا شروع ہو گئے۔ ہمارے ہاں کہتے ہیں نا کہ **ابھی تو شہادتِ امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو**

1 ...مقتل اَبو مخنف، صفحہ: 180-192 خلاصۃً۔

جمعہ جمعہ 8 دِن بھی نہیں گزرے تھے، اس سے پہلے ہی یزیدیت کی جڑیں ہلنا شروع ہو گئیں۔

کَرْبلا کے گمنام شہید

دوسری طرف امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی مقبولیت دیکھیے کیسی بڑھی؛ روایت ہے: جَالُوت نام کا ایک غیر مسلم شخص تھا، جو مُلکِ شام ہی میں رہتا تھا، یہ یزید کے پاس پہنچا، دیکھا: یزید کے سامنے ایک سَر رکھا ہوا ہے، پوچھا: یہ کس کا سَر ہے؟ یزید نے بتایا: یہ حُسَیْن اِبْنِ علی (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) ہیں۔ جَالُوت نے جب یہ سُنا تو غُصّے سے تِلْمِلا گیا، بولا: اے یزید...!! مَیں حضرت داوٗد علیہ السَّلام کی اَوْلاد سے ہوں، میرے اور حضرت داوٗد علیہ السَّلام کے درمیان 103 نسلوں کا فاصلہ ہے، اس کے باوُجود اَہْلِ کتاب میری تعظیم کرتے ہیں، میرے پیروں کی مٹی اُٹھا کر بطورِ تبرُّک استعمال کرتے ہیں اور تم بدبخت ہو، تم نے نواسۂ رسول ہی کو شہید کر ڈالا۔

اب یزید بدبخت کی بے باکی دیکھیے! کہنے لگا: تم اَہْلِ کتاب ہو اور جِزْیَہ دے کر ہمارے مُلک میں رہتے ہو، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث ہے: جو جِزْیَہ دے کر رہنے والوں کو قتل کرے گا، روزِ قیامت میں اس کے مدِّمقابل رہوں گا۔

یزید بدبخت یہ حدیث سُنا کر بولا: اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو اے جالُوت...! میں تمہیں قتل کر ڈالتا۔ جالُوت نے گرج کر کہا: اے بدبخت! وہ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! ایک غیر مسلم کے تو دعویدار ہوں گے، کیا اپنے نواسے کا بدلہ تم سے نہ لیں گے۔ اے بدنصیب گواہ ہو جا، میں ابھی سے مسلمان ہوتا ہوں، یہ کہہ کر حضرت جالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کلمہ پڑھا اور دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گئے۔ آہ! جُونہی یہ مسلمان ہوئے، یزید بدنصیب نے ان کی گردن اُڑا دی۔[1]

---

1 ... مقتل اَبو مخنف، صفحہ: 202-204 خلاصۃً۔

جَا ثَلِیق مسلمان ہو گیا

ابھی یہ واقعہ ہوا ہی تھا، تھوڑی ہی دیر بعد جَا ثَلِیق نامی ایک غیر مسلم یہاں پہنچا، اس نے بھی یہی پوچھا: اے یزید! یہ کس کا سَر ہے؟ کہا: حُسَین اِبْنِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کا۔ وہ کہنے لگا: میں ابھی کچھ دَیر پہلے سویا ہوا تھا۔ میں نے خواب دیکھا: ایک خوفناک آواز گونجی، میں نے سَر اُٹھا کر دیکھا تو ایک سُورج کی طرح روشن چہرے والے بزرگ ہیں، ان کے ساتھ کئی سارے لوگ ہیں، یہ سب آسمان سے اُتر رہے تھے، میں نے خواب ہی خواب میں کسی سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا: یہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اور فرشتے ہیں جو امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی تعزیت کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔

یہ خواب سُنا کر جَا ثَلِیق بولا: اے بدبخت! اس سَرِ پاک کو جلدی یہاں سے ہٹا دے، ورنہ تُو ہلاک ہو جائے گا۔

یزید کا تو دِل پتھر سے بھی سخت تھا، کہنے لگا: کیا جُھوٹے خواب سُنائے جا رہے ہو۔ اے سپاہیو! اسے گرفتار کر لو...!! سپاہیوں نے فوراً جَا ثَلِیق کو گرفتار کر لیا اور مارنے پیٹنے لگے، اس وقت حضرت جَا ثَلِیق رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے سَرِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی طرف رُخ کر کے پُکار کر کہا: اے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ! اپنے نانا جان کے حُضُور گواہی دیجیے گا کہ میں اب سے مسلمان ہوتا ہوں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

جب یزید نے یہ سُنا تو اور بھی بھڑک اُٹھا، بولا: اسے سُولی پر لٹکا دو...!! حضرت جَا ثَلِیق رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: اے بدبخت...!! یہ دیکھ پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

مجھے جاگتی آنکھوں سے دیدار عطا فرما رہے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کے ہاتھ مبارَک میں نُور کی قمیض اور ایک نُورانی تاج ہے، آپ فرما رہے ہیں: اے جَا ثَلِیق! یہ قمیض اور تاج تمہارے لیے ہے، بس تیرے دُنیا سے رُخصت ہونے کی دَیر ہے، اس کے بعد تم میرے ساتھ رہو گے۔(1)

شہید مَر نہیں سکتا، حسین زندہ ہے
نبی کی آل کا دُولہا حسین زندہ ہے
یزید دفن ہے تابُوتِ ظلم میں اب بھی
وفا کے باب میں اب بھی حسین زندہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آپ غور فرمایئے! یہ یزید کا محل ہے، دُنیا کے جابِر و ظالِم تَرِین بادشاہ کا دربار ہے، جہاں پرندوں تک کو پَر مارنے کی اجازت نہیں ہو گی، وہاں لوگ آ آکر ڈائریکٹ یزید کا گریبان پکڑ رہے ہیں، اُسے للکار رہے ہیں، اس سے بڑی ذِلّت بتایئے اور کیا ہو گی...؟ دوسری طرف امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی مقبولیت اور آپ کے مشن کی تکمیل دیکھیے! امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تَو امامِ حُسَین رہے، آپ کا جسمِ پاک سے کٹا ہوا سَر مبارَک بھی جہاں پہنچ رہا ہے، حق و صداقت کے ڈنکے بجا رہا ہے، کلمہ حق بلند کرتا ہوا، غیر مسلموں کو کلمے پڑھا رہا ہے۔

اَللّٰہُ اکبر! یہ ہے جیت...!! یہ ہے

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ | تَرجَمۂ کنزُالایمان: تو وہ اس کا بھیجہ نکال دیتا

1... مقتل اَبو مخنف، صفحہ: 204و205 خلاصۃً۔

(پارہ:17، سورۃُ الانبیاء:18) | ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے۔

کی عملی تفسیر...!! حسینی حق اس زور کے ساتھ یزیدی باطِل سے ٹکرایا کہ یزیدیت کا بھیجہ نکال کر رکھ دیا۔

حُسَین زِندہ ہیں دَستُورِ زندگی کی طرح
شہید مرتے نہیں عام آدمی کی طرح
یزید ڈوب گیا شام کے اندھیروں میں
حسین پھیلے ہیں ہر دِل میں روشنی کی طرح

آج کی کربلائیں اور ہمارا کردار

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کربلا ہے، اس میں طاقت ہار گئی، فوج ہار گئی، خزانے ہار گئے، مقبولیت ہار گئی، تاج و تخت ہار گئے، کردارِ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ جیت گیا، حق جیت گیا، سچّائی جیت گئی۔ لیکن ایک بڑا مسئلہ ہے، ہم لوگ کَرْبَلا کو 61 ہجری کا ایک واقعہ سمجھتے ہیں، نہیں...! ایسا نہیں ہے۔ کَرْبَلا آج بھی موجود ہے۔

آپ کَرْبَلا کے مرکز کو دیکھیے! امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کا بنیادی مُوقِّف ہی یہی تھا: یزید کے پاس طاقت ہے مگر اس کے پاس اَخلاقی سچّائی نہیں ہے، اس کے پاس کردار نہیں ہے، لہٰذا اُس کی بیعت نہیں کی جائے گی۔

سوچنے کی بات ہے کہ آج ہم کس طرف ہیں...؟ ❁ ہم طاقت کو ترجیح دیتے ہیں یا اَخلاقی سچّائی کو ترجیح دیتے ہیں؟ ❁ ہم شُہرت کے پیچھے بھاگتے ہیں یا اپنے کردار کو سنوارنے کی فِکْر کرتے ہیں؟ ❁ ہمیں پیسہ چاہیے؟ عزّت، مقام، عہدے چاہئیں یا ہم اپنے اندر کی

اِصلاح کے طلب گار ہیں...؟ ❁ جب ہمیں کہا جاتا ہے: آج کے دور میں یہی چلتا ہے، تب ہم کیا کرتے ہیں؟ جب کہا جاتا ہے: آج کے دور میں جُھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا؟ تو کیا ہم جُھوٹ اپنا لیتے ہیں؟ یا سچّ پر قائِم رہتے ہیں؟ ❁ آج کل رِشْوت کے بغیر کام نہیں چلتا، یہ سُوچ کر ہم رشوت کا لین دَین شروع کر دیتے ہیں یا اس سے بچ جاتے ہیں؟ ❁ آج جب پتا چلتا ہے کہ سُودِی لَین دَین کے بغیر کار، کوٹھی، بنگلہ نہیں بنایا جا سکتا؟ تب ہم سُودِی لَین دَین کرنے لگتے ہیں یا اس سے بچ کر اپنا کردار ستھرا رکھتے ہیں؟ ❁ سوشل میڈیا پر وائِرل (***Viral***) ہونے، لائیکس (***Likes***) بڑھانے، سبسکرائب (***Subscribe***) حاصِل کرنے کے لیے جب ہمیں گُناہوں پر اُکسایا جاتا ہے، اَخلاقیات سے گِری ہوئی رِیلز (***Reels***) بنانی پڑتی ہیں، گُناہوں اور بے پردگی پر مبنی پوسٹیں کرنی پڑتی ہیں تو ہم لائیکس کے چکّر میں اَخلاقیات سے گِر جاتے ہیں یا حسینی کردار پر قائِم رہتے ہیں؟

یہ آج کی کربلائیں ہیں ❁ ہمارا ضمیر کہہ رہا ہوتا ہے: بے حیائی غلط ہے، پردہ حق ہے مگر... **زمانے کے ساتھ بھی تو چلنا چاہیے** کہہ کر بے حیائیوں میں پڑ جاتے ہیں ❁ ہمارا ضمیر کہتا ہے: جھوٹ گُناہ ہے، مگر.... **جھوٹ کے بغیر کام نہیں چلتا** کہہ کر پتلی گلی سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں ❁ عموماً نوجوان آپ کو یہ کہتے مل جائیں گے: اگر ترقی حاصِل کرنے کے لیے تھوڑا بہت کمپرومائز (***Compromise***) کر لیا جائے تو کیا حرج ہے؟ ***CV*** میں تھوڑا بہت جھوٹ ڈال بھی دیا تو کیا ہو جائے گا؟ ❁ جعلی اَسناد (***Fake Certificates***) بنا کر اگر پکّی نوکری مل جاتی ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟ ❁ ٹرینڈ سسٹم (***Trend System***) آج ہمارے یہاں رائج ہے...!! جو چیز ٹرینڈنگ پر ہے، ہم بس اسی کے پیچھے چلتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! سچّ کہاں ہے؟ ہر وہ چیز جو ٹرینڈنگ میں ہو، وہ درست بھی ہو، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ 61 ہجری میں یزید ٹرینڈنگ پر تھا، فوج، طاقت، تاج و تخت و خزانہ سب اس کے پاس تھے، اگر خدانخواستہ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تھوڑا سا بھی اس کے ساتھ کمپرومائز (*Compromise*) کر جاتے تو سوچئے کیا کا کیا ہو جاتا... مگر آپ نے کمپرومائز نہیں کیا۔ آپ تنہا تھے، تنہا ہی سچّ پر کھڑے ہو گئے۔

افسوس! آج ہم نے کربلا کو 61 ہجری کا ایک واقعہ سمجھ لیا ہے، یاد رکھیے! کَرْبلا ہر اس لمحے کا نام ہے جب ❁ ہمارا فائدہ اور سچّائی آمنے سامنے آجاتے ہیں ❁ جب مقبولیت اور اُصول ٹکرا جاتے ہیں ❁ جب طاقت اور حق ایک دوسرے کے مقابلے میں کھڑے ہو جاتے ہیں، چاہے وہ ہماری روز مرّہ زِندگی ہی میں کیوں نہ ہو، اَخلاقی سچّائی اور طاقت و مقبولیت کا یہ لمحہ کَرْبلا ہے، اس وقت ہم نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ ہم کس طرف ہوں گے؟ جس طرف زمانہ چل رہا ہے، جدھر مقبولیت زیادہ ہے، جس سمت پر مال زیادہ ہے، اس طرف جھکیں گے یا کردار، اَخلاق، سچّائی اور حق پر ثابت قدمی دکھائیں گے۔ یہ ہمارا امتحان ہے۔

کَرْبلا ہمیں سکھاتی ہے کہ طاقت، ٹرینڈ (*Trend*)، شہرت، مقبولیت سب ہار جاتے ہیں، جِیت ہمیشہ اَخلاق، کردار، سچّائی، عدل اور ضمیر کی ہوتی ہے۔ لہٰذا روز مرّہ زِندگی میں اس اُصول اور کَرْبلا کے اس نتیجے کو اپنائیے! ہمیشہ یاد رکھیے! سچّ تنہا بھی ہو، گمنام بھی ہو، بے آسرا بھی ہو، سچّ تب بھی سچّ ہوتا ہے، جُھوٹ اور باطِل چاہے جتنا بھی مشہور ہو، جتنا بھی مَقْبول ہو، جھوٹ آخِر جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا کَرْبلا کو اپنے اندر اُتاریئے! اپنی زندگی کا حصّہ بنائیے! ❁ اُصول، کردار، اَخلاق اور سچّائی پر ہمیشہ قائِم رہیے۔

سایۂ عرش کی طرف جلدی بڑھنے والا

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان، حضرت عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے روایت ہے: ایک دِن پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دِن عرشِ اِلٰہی کے سائے کی طرف جلدی بڑھنے والا کون ہو گا؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان نے عرض کیا: اللہ و رسول خُوب جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اُسے قبول کر لیں۔(1)

مرآۃ المناجیح میں ہے: اس کا ایک معنٰی یہ ہے کہ وہ لوگ کہ جب کوئی اُنہیں حق بات سُنائے تو اُسے قبول کر لیں اور سُنانے والے کا احسان مانیں، اُسے قبول کرنے میں شرم محسوس نہ کریں، وہ لوگ عرشِ اِلٰہی کے سائے میں جلدی پہنچ جائیں گے۔(2)

اللہ پاک ہمیں بھی حق بات قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔

پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی ایک بڑی پیاری دُعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنِیْ اِتِّبَاعَہٗ وَ اَرِنِی الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنِیْ اِجْتِنَابَہٗ

ترجمہ: اے اللہ پاک! مجھے حق کو حق دیکھنے اور اس کی پیروی کی توفیق نصیب فرما، باطِل کو باطِل ہی دیکھنے اور اس سے بچنا نصیب فرما۔(3)

یقیناً پیارے مَحبوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم تو باطِل سے بہت دُور، حق ہی حق کے پیروکار

1 ...زھد لامام احمد بن حنبل، زہد عبید بن عمیر رَضِیَ اللہُ عنہ، صفحہ: 449، حدیث: 2376۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 5، صفحہ: 365 مفصلاً۔
3 ...اعانۃ الطالبین، باب الصلاۃ، فصل ما یسن و یندب للمصلی، جلد: 1، صفحہ: 482۔

بلکہ خُود سراپا حق ہیں۔ یہ دُعا ہماری تعلیم کے لیے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ وقتاً فوقتاً یہ دُعا مانگا بھی کریں اور اُس کے تقاضے پر عَمَل بھی کیا کریں۔ اللہ پاک توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کلامِ اعلیٰ حضرت اپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُلِلّٰہ! **دَعوتِ اسلامی** کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل اپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Kalam-e-A'la Hazrat*** **(کلامِ اعلیٰ حضرت)** ❁ اس اپلی کیشن میں امامِ اہلِ سنّت، سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہورِ زمانہ نعتیہ مجموعہ **حدائقِ بخشش** شامل ہے ❁ جن کو حروفِ تہجی کی ترتیب پر شامل کیا گیا ہے ❁ اپنے مطلوبہ کلام کو سرچ (***Search***) کرنے کا آپشن موجود ہے ❁ اس اپلی کیشن میں مَدَنی چینل کا سلسلہ نغماتِ رضا (یعنی حدائقِ بخشش کے مخصوص کلام) کو بھی شامل کیا گیا ہے جن کو باآسانی آڈیو اور ویڈیو میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اپلی کیشن خود بھی ڈاؤن لوڈ کریں اور اپنے پیاروں کو بھی ساتھ شیئر کریں اور اپنے دل کو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت سے مُنوّر کریں۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی بجائے اللہُ اکبر کہنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

وضاحت: بسا اوقات یوں ہوتا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے رکوع سے سر اُٹھایا تو غلطی سے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی بجائے اللّٰہُ اَکْبَر کہہ دیا، بعض افراد اس پر پریشان ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید سجدہ سہو واجب ہو گیا، یاد رکھیے! سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا سنّت ہے، جان بوجھ کر سنّت کو نہیں چھوڑنا چاہیے، لیکن اگر کسی نے بھولے سے رکوع سے اُٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی بجائے اللہ اکبر کہہ دیا، اِس سے سجدہ سہو کرنا لازم نہیں۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی احکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غم سے نجات کا وظیفہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جب کوئی چیز غمگین کرتی تو آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:709، حصہ:4ماخوذاً۔

2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ:807، حدیث:3524۔